بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۹۰

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم یکشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۴ فتح ۱۳۴۵ہش ۲۰ شعبان ۱۳۸۶ھ ۴ دسمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۸۲

اخبار احمدیہ

ــ ربوہ ۳ دسمبر۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گزشتہ دو روز سے پسلی میں اور پیٹ کے عضلات میں بل پڑ جانے کی وجہ سے ناساز ہے۔

حضور کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل شام تک تو طبیعت ویسی ہی خراب رہی ہے۔ آج صبح درد کی شکایت ہے لیکن پہلے سے کچھ فرق ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعا کریں۔

ــ ربوہ ۳ دسمبر۔ کل علالت طبع کے باعث سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہ لاسکے۔ نماز جمعہ حضور کے ارشاد کے مطابق محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ خطبہ میں آپ نے رمضان المبارک کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس مبارک مہینے سے احباب کو زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے التزام کے ساتھ روزے رکھنے کے علاوہ دعاؤں پر زور دینا چاہیئے اور قرآن کریم کو غور و فکر کے ساتھ پڑھنے اور اس کے جملہ احکام پر کاربند ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ــ تمام ناظمین اضلاع کی توجہ اس طرف مبذول کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے حلقہ کی مجالس کا جائزہ لیں کہ ان کے حلقہ میں کوئی ایسی مجلس تو نہیں جس کے ذمہ انصار اللہ کے چندوں کا بقایا ہو۔ مالی سال کے ختم ہونے میں ایک ماہ باقی ہے۔ اور اس میں کمی کو آسانی سے پورا کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے مہربانی فرما کر ابھی سے پوری کوشش فرمائیں تاکہ مالی سال کے ختم ہونے سے پہلے آپ کے حلقہ کی ہر مجلس کا بجٹ سو فیصدی پورا ہو جائے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ضروری ہے کہ انسان معرفت کی آنکھ سے خدا کو شناخت کرے

جب تک انسان عملی طور پر خدا شناسی کا ثبوت نہ دے تو وہ دہریہ ہے

"یاد رکھو دنیا انسان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ یہ اس کی اپنی کمزوری ہے کہ اپنے جیسی مخلوق کو نافع یا ضار سمجھتا ہے۔ نفع اور ضرر اللہ ہی کی طرف سے ملتا ہے۔ ہماری مراد اس سے یہ ہے کہ انسان معرفت کی آنکھ سے خدا کو شناخت کرے جب تک عملی طور پر خدا شناسی کو ثابت کر کے نہ دکھالے تو دہریہ ہے۔

میں نے غور کیا ہے قرآن شریف میں کئی ہزار حکم ہیں ان کی پابندی نہیں کی جاتی۔ ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں میں خلاف ورزی کرلی جاتی ہے۔ یہاں تک دیکھا جاتا ہے کہ بعض جھوٹ تو دوکاندار بولتے ہیں اور بعض مصالحہ دار جھوٹ بولتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس کو رجس کے ساتھ رکھا ہے۔ مگر بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ رنگ آمیزی کر کے حالات بیان کرنے سے نہیں رکتے اور اس کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتے۔ ہنسی کے طور پر بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ انسان صدیق نہیں کہلا سکتا جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۱۹ و صفحہ ۱۲۰)

جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے

پاکستانی زائرین کا قافلہ قادیان روانہ ہو گیا

لاہور ۲ دسمبر ــ قریباً ایک صد پاکستانی زائرین کا قافلہ آج مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۶۶ء کو لاہور سے گنڈا سنگھ والا کے راستہ قادیان روانہ ہو گیا۔ یہ احباب وہاں مقدس مقامات کی زیارت کرنے کے علاوہ جلسہ سالانہ میں شرکت کریں گے۔ جو وہاں ۴، ۵ و ۶ دسمبر کو قادیان کی مقدس سرزمین میں منعقد ہو رہا ہے۔ قافلہ انشاء اللہ العزیز ۸ دسمبر کو وہاں سے لاہور واپس آئے گا۔

اس قافلہ میں شامل ہونے کی غرض سے ۵۵ احباب ربوہ سے مورخہ یکم دسمبر کو صبح نو بجے بذریعہ بس لاہور روانہ ہوئے تھے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لاکر ان سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور پھر اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں وہ سب مقامی احباب بھی شریک ہوتے جو زائرین کو رخصت کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اگلے روز لاہور سے قافلہ صبح نو بجے مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ کی زیر قیادت (جنہیں امیر قافلہ مقرر کیا گیا ہے) جودھامل بلڈنگ سے روانہ ہوا۔ روانہ ہونے سے قبل محترم سید داؤد احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کرائی۔ قافلہ وہاں سے بسوں کے ذریعہ روانہ ہو کر گنڈا سنگھ والا پہونچا۔ اور گیارہ اور بارہ بجے کے درمیان سرحد عبور کر کے ہندوستانی علاقہ میں داخل ہوا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے زائرین بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچیں۔ سلسلہ کے دائمی مرکز اور جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہو کر بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین۔

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے

ہفتہ وصولی چندہ وقف جدید

چونکہ ۳۱ دسمبر کو وقف جدید کا مالی سال ختم ہو رہا ہے اس لئے مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ ۴ دسمبر سے ۱۰ دسمبر تک ہفتہ وصولی چندہ وقف جدید منا رہی ہے۔ سب والدین کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کے اندر قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے اس ہفتہ میں اپنے بچوں کو خود اپنے ہاتھوں سے سو فیصد چندہ وقف جدید ادا کرنے کا موقعہ عنایت فرمائیں۔ جو اطفال اپنا پورا چندہ ادا کردیں گے ان کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

(ناظم اطفال مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ر دسمبر ۱۹۶۶ء

امتِ محمدیہ اور انبیاء علیہم السلام

(۳)

ہمارے اداریہ کے جواب میں لاہوری ہفت روزہ کا اداریہ نویس مزید لکھتا ہے:-

"رہ گیا یہ امر کہ آیہ کریمہ ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقاً میں خدا اور رسول کی اطاعت کرنے والوں کو انبیاء کی معیت کی خوشخبری دی گئی ہے یہ صحیح ہے لیکن اس کے لئے یہ لازمی نہیں کہ ہر زمانہ میں انبیاء آتے رہیں الفضل کو یہ فکر دامنگیر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ نبوت بند ہو جانے سے اس انعام سے انسان محروم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں کسی نبی کی صحبت اسے میسر نہیں آسکتی۔ یہ بھی ایک مغالطہ ہے خود اس کے اپنے عقیدہ کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تیرہ سو سال تک کوئی نبی نہیں آیا۔ کیا اس سے یہ سمجھا جائے کہ تیرہ سو سال کے اس طویل عرصہ میں من یطع اللّٰہ والرسول کا کوئی مصداق پیدا نہیں ہوا۔ غور کیجئے کہ جس قدر مجددین و محدثین اور اولیاء اللہ اس تمام عرصہ میں ہو گزرے ہیں ان کو کسی نبی کی صحبت میسر تھی۔ اور آج جبکہ الفضل کے مزعومہ نبی (حضرت مسیح موعود) کو اس دنیا سے رخصت ہوئے قریباً ساٹھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ جناب مدیر الفضل کس نبی کی صحبت گزینی کا شرف رکھتے ہیں؟ اور خود حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں کتنوں نے آپ کی صحبت گزینی کا شرف حاصل کیا؟"

یہی ہفت روزہ کے اداریہ نویس ہمارے اداریہ سے دکھا سکتے ہیں کہ ہر ایک اطاعت گزار کو لازماً نبیوں کی معیت بھی میسر ہوتی ہے۔ نبیوں کی معیت تو صرف نبی کے صحابہ کرام رضی کو حاصل ہوتی ہے۔ بعد میں آنے والوں کو صدیقوں۔ شہداء اور صالحین کی معیت نصیب ہوتی ہے۔ آیہ کریمہ کا مطلب تو صرف یہ ہے کہ اطاعت گزاروں میں ایسے بھی ہوں گے۔ جو نبی کے صحابہ ہوں گے۔ اور ایسا اسی وقت ہو سکتا ہے جب امتِ محمدیہ میں "امتی نبی" مبعوث ہوں۔

اداریہ نویس آگے فرماتے ہیں:-

"الفضل کو معلوم ہونا چاہیئے کہ امتِ مرحومہ کا نبی ایک ہی ہے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اسی کی معیت حضرت مسیح موعودؑ اور دیگر اولیائے امت کو اس دنیا میں بھی حاصل تھی اور آخرت میں بھی حاصل ہوگی۔ اور اسی پاک نبی کی معیت کا شرف حضرت مسیح موعودؑ کے واسطہ سے اطاعت خدا و رسول کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو حاصل ہو سکتا ہے۔ اور ہمیشہ حاصل ہوتی رہے گی۔ اس بزرگ نبی کے بعد کسی اور کو نبوت کے تخت پر بٹھانا آپ کے فیضِ روحانیت کو محدود اور آپ کی نبوت کو منسوخ قرار دینا ہے۔ اس لئے جناب مصری صاحب کا یہ لکھنا بالکل صحیح ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ زمرۂ اولیاء کے فرد تھے نہ کہ زمرۂ انبیاء کے۔"

ہم گزشتہ اداریہ میں یہ وضاحت کر چکے ہیں کہ ایک مسلمان کے لئے لازم ہے کہ آج تک جتنے انبیاء علیہم السلام ہوئے ہیں سب پر ایمان لائے۔ ورنہ اس کا ایمان کامل ایمان نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمام انبیاء امتِ محمدیہ کے انبیاء ہیں۔ اس لئے یہ کہنا حقیقتاً غلط ہے۔ کہ امتِ محمدیہ کا صرف ایک نبی ہے۔ خود آیہ کریمہ اداریہ نویس کی تردید کرتی ہے۔ اس میں "من النبی" نہیں "من النبیین" کے الفاظ ہیں۔ اگر امتِ محمدیہ میں کوئی نبی نہیں آنا تھا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اسی طرح بالواسطہ معیت ہوتی تھی۔ جس طرح ہفت روزہ کے اداریہ نویس نے کہا ہے۔ تو آیہ کریمہ میں واحد کی بجائے جمع کا صیغہ کیوں استعمال کیا گیا ہے۔ کیا اداریہ نویس کا خیال ہے کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالےٰ کو غلطی لگ گئی ہے؟

بات صرف اتنی ہے کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کو صرف اس لئے مستقل نبی کہا گیا ہے کہ ان کو نبوت بلا واسطہ ملتی رہی ہے۔ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایسی بلا واسطہ نبوت ختم ہو چکی ہے۔ اب صرف آپ کے امتی یعنی آپؐ کے اطاعت گزار کو ہی نبوت مل سکتی ہے۔ اور ایسا ہی بلا واسطہ نبوت حاصل کرنے والے نبی سے امتیاز کے لئے امتی نبی کہلاتا ہے ورنہ جہاں تک نفسِ نبوت کا تعلق ہے۔ کوئی فرق نہیں۔ صرف طریق حصول میں فرق ہے۔ زمرۂ ولایت اور زمرۂ نبوت کی بحث کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اور حقیقت کو چھپانے کے لئے محض سوفسطائی منطق چھانٹنے کے مترادف ہے۔ ایسی نبوت کو امتی نبوت محض اسی امتیاز کے لئے کہا جاتا ہے۔ اور الفاظ غیر مستقل، تابع امتی۔ ظلی۔ مجازی وغیرہ محض اسی حقیقت کو سمجھانے کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ محدث کی مثال محض اس لئے دی گئی ہے۔ کہ محدث کی صورت میں امتی نبی کے امکان کا تصور پہلے ہی موجود تھا۔ ورنہ امتی نبی کے معنی محدث نہیں ہیں۔ چنانچہ عام مسلمان بھی "طریق نبوت" کا استعمال کرتے ہیں۔ اور کہا کرتے ہیں کہ اشاعت دین کا کام طریق نبوت پر ہونا چاہیئے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ عام مستریوں کو کہا جائے کہ انجینئر کی طرح کام کرو درآنحالیکہ ان میں کوئی انجینئر نہ ہو۔

محترم شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم

زیستن در خدمتِ دینِ متیں — بر زمیں خلدِ بریں باشد ہمیں
عبدِ قادر از سرِ صدق و صفا — صرف کردہ عمر در تبلیغِ دیں
واعظِ عذب البیان رطب اللسان — ناشرِ توحیدِ ربّ العالمیں
نقشِ تحریرش سراپا دلربا — طرزِ تقریرش بہ غایت دلنشیں
مردِ عارف، زاہدِ شب زندہ دار — ہوشمند و صاحبِ رائے رزیں
بے ریا، بے نفس، بے خود، بے غرض — حاملِ مہر و وفا، نعم القریں
مہربان و خاکسار و نرم خُو — سیرتش ہموار و اوصافش گزیں
خاکساری سروری باشد ہمے — در تہِ دریا بُوَد دُرِّ ثمیں
رفت ما را ہست اندر یادِ او — چشم گریاں، سینہ بریاں، دل حزیں
مرگِ عالِم بُوَد مرگِ عالَمے — عالَمِ عالِم شد جہاں اندوہگیں

باد او در حضرتِ ربّ الانام
شادمند و شاد بہرو شاد کام

خاکسار: محمد احمد [illegible]

واقعہ صلیب کے بعد حضرت مریم صدیقہ کہاں گئیں؟

عیسائی آثار کی شہادت

(محترم شیخ عبد القادر صاحب حالی سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور)

ولیم سمتھ کی بائیبل ڈکشنری میں "مریم" کے عنوان کے نیچے لکھا ہے:۔

"مذہبی اور غیر مذہبی لٹریچر میں شاید ہی کوئی ایسی شخصیت ہوگی جس کے ارد گرد روایات کا اتنا تانا بانا بُنا گیا ہو اور جس کے سوانح کا حصّہ اتنا مختصر ہو جتنا مقدس مریم کا ہے۔"

ان الفاظ سے ایک مؤرخ کی مشکلات کا اندازہ کیجئے۔ بہرکیف عیسائی آثار کی روشنی میں واقعہ صلیب کے بعد مریم صدیقہ کی زندگی کا مختصر خاکہ پیشِ خدمت ہے۔

۱۔ انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ جب یہود نامسعود نے حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا تو اس وقت حضرت مریم موجود تھیں اور بچشمِ گریاں اس رُوح فرسا منظر کو دیکھ رہی تھیں۔ اپنی والدہ کو آپ نے اپنے محبوب حواری یوحنا کی کفالت میں دے دیا۔

(یوحنا $\frac{19}{26-27}$)

۲۔ واقعہ صلیب کے ڈیڑھ ماہ بعد حضرت مریم حواریوں کے ساتھ مل کر عبادات میں حصہ لیتی رہیں۔ (اعمال $\frac{1}{14}$)

۳۔ "اس کے بعد ہمارے پاس کوئی یقینی خبر نہیں کہ حضرت مریم کہاں گئیں اور نہ ہمیں یہ علم ہے کہ کب اور کس جگہ انہوں نے وفات پائی۔"

(زیر لفظ Mary)

یہ الفاظ امریکن انسائیکلو پیڈیا کے ہیں۔

۴۔ قرونِ اولیٰ میں حضرت مریم کے بارہ میں عیسائی مختلف الخیال تھے۔

ا۔ بعض سمجھتے تھے کہ یوحنا حواری جب ایشیا میں گئے تو حضرت مریم ہمراہ گئیں۔ اس روایت سے حضرت مریم کے انسس (ایشیائے کوچک) میں جانے اور وہاں وفات پانے کی روایت مشہور ہوئی۔

ب۔ مکاشفات یوحنا عارف میں ابلیس کے حملے سے ایک آسمانی عورت کے بچ نکلنے اور بیابان میں ہجرت کر جانے کا ذکر ہے۔ قرونِ اولیٰ کے عیسائی سمجھتے تھے کہ یہ کشف حضرت مریم کی ذات پر منطبق ہوتا ہے۔

ج۔ ایک گروہ یہ سمجھتا تھا کہ حضرت مریم واقعہ صلیب کے کچھ عرصہ بعد یروشلم میں وفات پاگئیں اور کدرون مقام پر دفن ہیں۔

د۔ بعض لوگ یہ سمجھنے لگے کہ وہ شہید ہوگئیں۔

۳۔ آخر میں اس روایت نے یہ شکل اختیار کر لی کہ قبر سے نکل کر مریم آسمان پر چلی گئیں۔ اس طرح وہ زندہ جاوید ہیں۔

ان سب روایات کا ذکر چوتھی صدی میں مقدس ایپی فینیس (Epiphanius) نے کیا ہے۔[1]

۵۔ ان روایات میں سے کونسی روایت صحیح ہے۔ اس کا فیصلہ مصر کے آثارِ قدیمہ سے نکلنے والی "فلپ کی انجیل" سے ہوتا ہے۔ یہ انجیل عیسائیوں کے باطنی فرقہ نے دوسری صدی میں مرتب کی۔ ۱۹۴۵ء میں بالائی مصر کے ایک قبرستان سے باطنی فرقہ کے صحائف کا انکشاف ہوا ان میں یہ انجیل بھی شامل تھی۔ فلپ کی انجیل میں لکھا ہے:۔

There were three who walked with the Lord at all times, Mary his mother an his sister and Magdalene, whome they called his consoit. For Mary was his sister and his mother and his consort. P. 97

"تین خواتین یسوع کے ساتھ ہمہ وقت شریکِ سفر تھیں۔ مریم اس کی ماں، مریم اس کی بہن، اور مریم میگدلینی۔ مؤخر الذکر خاتون کو لوگ یسوع کی رفیقۂ حیات بھی کہتے ہیں۔

پس ایک مریم یسوع کی بہن تھیں، دوسری ماں اور تیسری ان کی رفیقۂ حیات"

یسوع کی بہن مریم کون ہے؟ چوتھی صدی کے مقدس ایپی فینیس کا قول ہے کہ یسوع کی ایک بہن کا نام مریم تھا۔

اسی انجیل فلپ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت کو غلط عقیدہ بتایا گیا۔ لکھا ہے:۔

Those who said That the Lord died first and Then rose up are in error, for he rose up first and Then died. P. 32

وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ مسیح پہلے مرے اور پھر زندہ ہوگئے غلطی خوردہ ہیں۔ وہ (موت کے مشابہ حالت سے) پہلے جی اُٹھے۔ پھر (طبعی موت) سے وفات پائی۔

صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچائے گئے۔ انہوں نے موت سے ہمکنار ہو کر نئی زندگی پائی اور پھر ان کی وفات ہوئی۔ زندگی بھر والدہ یسوع ان کے ہمراہ رہیں۔ قرآن کریم میں "کانا یاکلان الطعام" اور آیت "وآویناھما ... الخ" میں یہی اشارہ کہ مریم اور ابنِ مریم اکٹھے رہے۔

۶۔ جس مٹکے میں باطنی فرقہ نے اپنے صحائف کو دفن کیا تھا اس میں مذکورہ انجیل کے علاوہ توما اور یعقوب کی اناجیل بھی ملی ہیں۔ توما کی انجیل میں لکھا ہے:۔

"حواریوں نے پوچھا ہمیں معلوم ہے کہ آپ ہمیں چھوڑ کر کہیں دُور جا رہے ہیں۔ آپ کے بعد ہمارا کفیل کون ہوگا؟ حضرت مسیح نے فرمایا۔ یعقوب۔ تم نے بہرحال اس کی طرف رجوع کرنا ہے۔"

آخر میں لکھا ہے کہ

"میں مریم کو اپنے پاس بُلا لوں گا (یا اسے اپنے تئیں کھینچ لوں گا) تاکہ وہ بھی زندہ رُوح بن جائے۔"

(The Gospel According to Thomas - Saying 12 and 114)

۷۔ عیسائیوں کے باطنی فرقہ کے صحائف قدیمہ میں واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کی موجودگی کے دو نظریئے پیش کئے گئے۔ پہلا یہ کہ آپ جی اٹھنے کے بعد ڈیڑھ سال یا ۵۵۰ دن تک حواریوں کے ساتھ رہے۔ دوسرا یہ کہ گیارہ یا بارہ سال تک آپ حواریوں کو تعلیم دیتے رہے۔[1] والدہ یسوع اور مریم میگدلینی بھی آپ کے ہمراہ تھیں۔ دوسری صدی کے بشپ ارینیس کے حوالہ سے "عیسائی عالم" ولبٹ کاٹ"

---

[1] The Book of Mary by Daniel Reps P. 134-135

[1] یہ دونو روایات اپنی اپنی جگہ درست ہیں۔ واقعہ صلیب کے بعد ڈیڑھ سال تک حضرت مسیح علیہ السلام گلیل، وادی قمران اور دوسرے قرب وجوار کے علاقوں میں مخفی زندگی بسر کرتے رہے۔ حواریوں کو آپ چھپ چھپا کر ملا کرتے۔ اس ۱½ سال کے مشن کی تفصیل صحیفہ دمشق اور صحائف قمران کے اشارات میں ملتی ہے۔ مکتوب سکندریہ میں واضح صورت میں سب حالات درج ہیں۔ فرات کے پار کے علاقوں میں آپ مزید دس سال تک مقیم رہے یعنی ایڈیسہ، نصیبین اور بابل میں۔ یہ علاقہ جلاوطن یہودیوں کا مرکز تھا۔ یہاں بھی حواری آپ کی ملاقات کے لئے جاتے رہے۔ پطرس، مرقس اور ان کے بعض شاگرد بابل گئے۔

(پطرس $\frac{5}{13}$)

یوحنا گیارہ سال تک غائب رہے وہ اس دوران اپنے آقا کے نقشِ قدم پر بابل ہی میں تھے۔

(اعمال یوحنا)

لکھتے ہیں:۔

"باطنی فرقہ کے لوگ یہ مانتے تھے کہ جی اٹھنے کے بعد ۱۸ ماہ تک حضرت مسیح حواریوں کے ہمراہ رہے۔ اس عرصہ میں تازہ وحی اور مکاشفات سے انہوں نے حواریوں کو مطلع کیا۔ یہ مکاشفات باطنی فرقہ کے لٹریچر میں محفوظ ہیں۔"[1]

باطنی فرقہ کی یونانی کتاب "پسٹس صوفیہ" میں لکھا ہے کہ جی اٹھنے کے بعد بارہ سال یسوع مسیح نے حواریوں کے ساتھ بسر کئے۔ اس دوران مریم والدہ یسوع اور مریم میگدلینی کی موجودگی کا ذکر بھی اس صحیفہ میں ملتا ہے۔ یہ کتاب قرونِ اولیٰ میں مرتب کی گئی۔ مصر کے آثار سے نکلنے والے صحائف میں "یعقوب کی انجیل" شامل ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ

"۵۵۰ دن تک صلیبی حادثہ کے بعد حضرت مسیحؑ حواریوں کے ساتھ ہمسفر رہے۔ اس دوران پطرس اور یعقوب کو آپ نے باطنی حکمتوں سے روشناس کیا۔"[2]

عیسائیوں میں پہلے یہ عقیدہ تھا کہ یسوع جسمانی طور پر حواریوں کے ساتھ رہے۔[3] بعد میں اس عقیدہ نے یہ شکل اختیار کر لی کہ روحانی ظہور ہوتا تھا۔ بہرحال باطنی فرقہ کے لٹریچر میں یسوع مسیح کے ساتھ مریم نامی خواتین کا ذکر ہمیں برابر ملتا ہے۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ابتدائی عیسائیوں کی وہ روایات بالکل صحیح معلوم ہوتی ہیں جن میں مریم کی ہجرت کا ذکر ہے۔

عیسائی روایت میں ہے کہ جب یوحنا یروشلم کو چھوڑ کر ایشیا میں گئے تو حضرت مریم ان کے ہمراہ تھیں۔

یوحنا پہلے ایشیا کے اس حصہ میں گئے جسے پارتھیا کہتے ہیں[1] یعنی نصیبین اور ایڈیسہ کی جانب۔ پھر آپ ایشیائے کوچک میں چلے گئے۔ اس سفر میں اس مقدس امانت کو یوحنا نے اپنے آقا کے سپرد کر دیا جسے صلیب کے اذیّت ناک مراحل میں یوحنا کی کفالت میں دیا گیا تھا۔

اس کے بعد کیا ہوا؟ تاریخی قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ بلادِ شرقیہ کے سفر میں حضرت مریم، حضرت مسیح علیہ السلام کے ہمراہ تھیں۔

(۱)

انجیل میں پطرس کے نامہ اوّل میں حضرت مریم کی ہجرت کی طرف اشارہ موجود ہے۔ پطرس نے یہ خط بابل سے لکھا جو کہ اس وقت پارتھی حکومت میں شامل تھا اور اسرائیل کے جلاوطنوں کا بہت بڑا مرکز تھا۔ پطرس نے اشارہ کیا ہے کہ حضرت مسیحؑ حادثۂ صلیب کے بعد نئی زندگی پا کر نوحؑ کے علاقہ کی قیدی روحوں میں منادی کے لئے گئے۔ اس مکتوب میں پطرس، مرقس اور ان کے بعض شاگردوں کی بابل میں موجودگی کا ذکر ہے۔ ایک چنیدہ اور محترم خاتون "بھی بابل میں پطرس کے ہمراہ ہیں جو کہ مغرب میں عیسائیوں کو سلام بھیجتی ہیں۔

شیعہ کتاب "بحار الانوار" میں لکھا ہے کہ مریم اور ابن مریم ارض کربلا (بابل) سے گزرے۔ انہوں نے حواریوں کے ہمراہ یہاں قیام فرمایا۔ (جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۵)

ظاہر ہے کہ حضرت مسیحؑ بلادِ مشرق کے سفر پر تھے۔ ان کے ہمراہ مریم اور بعض حواری تھے۔ ان قرائن سے ظاہر ہے کہ مقدس پطرس کے خط میں جس محترم خاتون کا ذکر ہے وہ حضرت مریم ہیں۔

(۲)

مکاشفات یوحنا عارف میں لکھا ہے کہ ایک آسمانی عورت اپنے مقدس فرزند کی پیدائش کے بعد ابلیس کے حملہ کے وقت ایک بیابان میں بھاگ گئی۔

چوتھی صدی میں مقدس ایپی فینیس بڑی شانِ بے نیازی سے لکھتے ہیں:۔

"کتاب مقدس میں نہ تو مریم کی وفات کا تذکرہ ہے، نہ عدمِ وفات کا۔ مریم کی تدفین کا ذکر بھی ہم نہیں پاتے۔ یہ امر بھی کسی جگہ مذکور نہیں کہ جب یوحنا نے ایشیا کی طرف کوچ کیا تو مریم ان کے ہمراہ تھیں۔۔۔۔ مکاشفات یوحنا عارف میں لکھا ہے کہ اژدہا اس خاتون کی طرف لپکا جسنے ایک نرینہ بچے کو دنیا میں جنم دیا تھا۔ اس حملہ کے وقت اس خاتون کو شاہین کے پَر عطا ہوئے تاکہ وہ بیابان کو بھاگ جائے اور اژدہا اسے اپنی گرفت میں نہ لے سکے۔ ممکن ہے یہ سب کچھ مریم کی ذات میں پایۂ تکمیل پہنچا ہو۔ تاہم میں حتمی اور قانونی طور پر اس کی تصدیق نہیں کرتا۔ میں اس امر کا بھی اعلان نہیں کروں گا کہ مریم زندۂ جاوید ہے اور نہ ہی میں اس کی وفات کا فیصلہ کروں گا۔ میرے خیالات میری ذات تک محدود رہیں گے میں ان کا افشا نہیں کروں گا۔"

(The Book of Mary by Henri Danial Rops P. 135-136)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ آبائے کلیسیا بعض مصالح کی بناء پر صحیح روایت بتانے سے گریزاں ہیں۔ ہجرت کا ذکر کرتے ہیں۔ اور پھر اپنے عجز کا اظہار شروع کر دیتے ہیں۔ نیم دروں نیم بروں والی کیفیت ہے۔ بین السطور سے ظاہر ہے کہ وہ بیابان میں ہجرت والی روایت کے قائل ہیں۔ اس بیابان سے مراد کیا ارضِ کربلا ہے؟ یہ امر قابلِ غور ہے۔

(۳)

مشرق میں حضرت مریم کہاں مدفون ہیں؟ حضرت مسیح علیہ السلام کا مقبرہ سرینگر میں ہے۔ کشمیر کے شمال میں کاشغر میں "مریم مزار" موجود ہے۔ پروفیسر نکولس رُورخ اپنے سفرنامہ ایشیا میں لکھتے ہیں:۔

"کاشغر سے تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر مریم مزار کے نام سے ایک مقبرہ موجود ہے۔ یہ قبر مقدس کنواری یعنی والدہ حضرت مسیح ناصری کی طرف منسوب ہے۔ روایت بتاتی ہے کہ صلیبی حادثہ کے بعد مریم یروشلم سے کاشغر میں آئیں جہاں وہ وفات پا گئیں اور ان کا مزار بنایا گیا۔ یہ مقام آج کے دن تک زیارت گاہِ خلائق ہے۔"

(Heart of Asia P.39)

بائیبل میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل ارضِ چین یعنی چین میں آباد ہیں (یسعیاہ $\frac{49}{12}$) کشمیر اور اسکے شمال میں چین کا صوبہ سنکیانگ بنی اسرائیل کی آماجگاہ تھا۔[1] ان کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ان علاقوں میں آنا ضروری تھا۔ انہی علاقوں میں مریم اور ابنِ مریم کے مزاروں کا ملنا اس تحقیق کا معراج ہے جو کہ انیسویں صدی کے آخر میں ماموزِ زمانہ نے اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" پیش کی جسکی بنیاد قرآن حکیم کی آیت کریمہ وآوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرارٍ ومعین ہے۔

1- An Introduction to the Study of The Gospels by Westcott P. 441

2- Theology of Gospel of Thomas by Gartner P. 102-103

3- Jesus in Rome by Robert Graves P. 14-15

1- Jesus in Rome P. 86

1- "Acts by Philips" in The Apocryphal New Testament by M.K James P. 442

چندہ وقفِ جدید جلد بھجوادیں

وقفِ جدید سال نہم مورخہ $\frac{12}{66}$ ۳۱ کو ختم ہو رہا ہے۔ جماعت کے جملہ امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ ۲۰ دسمبر تک تمام چندہ داخل خزانہ کر وادیں۔ کوشش فرمائیں کہ کسی دوست کے ذمہ بقایا نہ رہے۔

یکم جنوری ۱۹۶۷ء سے سال دہم شروع ہو رہا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس سے قبل سال رواں کا پورا چندہ وصول ہو جائے۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

ہر طفل وقفِ جدید کا مجاہد بن کر مالی جہاد میں حصہ لے سکتا ہے۔

چندہ کی کم سے کم شرح پچاس پیسے ماہوار۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعتِ احمدیہ اور اُردو زبان

(ملک محمد سلیم صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ)

قومی زبان اور اس کی اہمیت

احمدی ہونے کے لحاظ سے اُردو زبان ہمارے لئے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کا بیشتر لٹریچر اردو میں ہے۔ اس لئے اردو زبان عربی کے بعد ہماری دوسری مذہبی زبان ہے۔ پھر پاکستانی ہونے کی حیثیت بھی اردو کو اپنانا ہمارے لئے از بس ضروری ہے۔ کیونکہ یہ ہماری قومی زبان ہے۔ آہستہ آہستہ اسے ملک کی علمی اور سائنسی زبان کا درجہ حاصل ہوتا جا رہا ہے۔ انگریزی جا رہی ہے اور اردو آ رہی ہے۔ گویا ایک عظیم لسانی۔ ثقافتی اور علمی انقلاب بپا ہو رہا ہے۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ قومی زبان ہی کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے چنانچہ انٹر یونیورسٹی بورڈ نے باتفاق رائے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ۱۹۶۹ء تک اردو کو ذریعہ تعلیم بنا دیا جائے۔ اس ضمن میں یہ کوشش بھی کی جا رہی ہے کہ ۱۹۶۷ء تک سرکاری دفتروں میں تمام خط و کتابت اردو میں رائج ہو جائے۔ یونیورسٹی کو نصابی کتابیں تیار کرنے اور معلمین کو اردو میں تعلیم دینے کی قابلیت پیدا کرنے کے لئے ۱۹۶۹ء تک کی میعاد مقرر کی گئی ہے۔

زراعت معاشیات، نباتیات۔ کیمیا، طبیعیات، انجینیرنگ، ارضیات وغیرہ کی تقریباً چالیس ہزار اصطلاحات جمع کر لی گئی ہیں اور ان میں سے بیس ہزار کا اردو میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے (یہ اعداد و شمار دو سال کے ہیں۔) ان علوم کو اپنی قومی زبان میں سیکھنا بہت آسان ہے۔ یہ عظیم تبدیلی پاکستان کو دنیا کی ترقی یافتہ قوموں کی صفِ اول میں لا کھڑا کرے گی۔ پہلے ہم غیر زبان میں علوم حاصل کرنے کی کوشش کرتے تو یوں محسوس ہوتا جیسے کوئی کوا مور کا پر لگا کر مور بننے کی کوشش کر رہا ہو۔ اردو کے رائج ہونے سے ہم نقالی، مغرب پرستی اور بے دینی کے اثرات سے محفوظ ہو سکتے ہیں۔ اور ہم میں آزادی و حریت خود اعتمادی اور عزت نفس کے جذبات بیدار ہو جائیں گے۔

اردو کی اس روز افزوں ترقی میں حضرت مسیح موعودؑ آپ کے خلفاء اور حضورؑ کی قوت قدسیہ کا بھی بہت بڑا دخل ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ اور اردو

دہلی کے مشہور ولی حضرت خواجہ میر دردؒ نے پیشگوئی فرمائی تھی "اے اردو گھبرانا نہیں تو فقیروں کا لگایا ہوا پودا ہے۔ خوب پھلے پھولے گی۔ تو پروان چڑھے گی۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ قرآن حدیث تیری آغوش میں آ کر آرام کریں گے بادشاہی قانون اور حکیموں کی طبابت تجھ میں آ جائے گی اور تو سارے ہندوستان کی زبان مانی جائے گی!"

"میخانہ درد حث مارچ ۱۹۱۰ء
بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ ۲۸۷، ۲۸۸"

اس پیشگوئی کے مطابق جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا بھر میں احمدیت کے ساتھ ساتھ اردو بھی پروان چڑھ رہی ہے جہاں جہاں ہمارے مشن ہیں وہاں حضرت مسیح موعود کی کتب بھی پہنچ رہی ہیں اور احمدیت کے ذریعہ سے اردو دنیا بھر میں ایک اہم مقام حاصل کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اسلام کی تائید میں اردو میں جو گراں بہا کتب تحریر فرمائی ہیں ان کے ذریعہ سے اردو ادب میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ مولانا ابو الکلام آزاد مرزا حیرت دہلی اور دوسرے بہت سے غیر از جماعت ادباء نے آپ کی اس خدمت کو سراہا ہے مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں :۔

"اگرچہ مرحوم (حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ناقل) پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندی ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں۔ اس کا پُر زور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے"

(کرزن گزٹ)

خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اردو کی اہمیت کے قائل تھے اور اس کی ترقی کو اسلام اور احمدیت کی ترقی کا ایک اہم ذریعہ سمجھتے تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"...... خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہو گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت (اشاعت اسلام ناقل) پورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں آپ تشریف لائیے اور اپنے اس فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعوے ہے کہ میں تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتے ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے رنگ میں آتا ہوں"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶۵)

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ اور اردو

حضرت حاجی الحرمین مولانا حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل کو بھی اردو سے بہت لگاؤ تھا آپ کی اردو تصانیف اردو زبان میں بیش بہا قیمتی خزانے کا حکم رکھتی ہیں۔ (باقی)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں

قیادت تربیت

تربیتی امور کی اہمیت

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے بعد اراکین اس بات کا جائزہ لیں کہ انہوں نے تربیت کے پروگرام کو کس حد تک پورا کیا ہے۔ کیونکہ کسی قوم اور جماعت کی عمدہ تربیت اس کی ترقی کی خود ضامن ہوتی ہے۔

اسی طرح ہفتہ تربیت میں جن مضامین پر زور دیا گیا ہے اب ان کے متعلق دیکھنا ہے کہ احباب ان پر عمل پیرا ہوں۔ اولاد کی اچھی تربیت۔ خلافت سے وابستگی اور نظام جماعت کی پابندی۔ مساجد کے آداب۔ فرض کی بروقت ادائیگی۔ اور بیویوں سے حسن سلوک اس سال کے ہفتہ تربیت کے یہ مضامین تھے اور یہ تمام امور انسان کے اپنے فائدہ کے ہیں۔ اس سے دینی اور دنیاوی فوائد وابستہ ہیں۔ احباب کو جائزہ لینا چاہیئے کہ وہ ان کی کما حقہٗ پابندی کریں۔

(نائب قائد تربیت)

اعلان نکاح

مکرم سید مقبول شاہ صاحب خلیل بی اے ایل ایل۔ بی کے بیٹے محمد شفیع اللہ خاں صاحب گیلانی بی۔ ایس سی آنرز کا نکاح رضیہ التفات ایم۔ ایس۔ سی بنت محمد التفات صاحب نائب امیر پشاور کے ساتھ مبلغ ۸۰۰۰/- روپے حق مہر پر مکرم بابو شمس الدین امیر جماعت احمدیہ پشاور نے مورخہ ۶۶/۱۱/۲۷ بروز اتوار پڑھا۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما دیں۔

(مسعود احمد سوہاوی دفتر الفضل ربوہ۔ ضلع جھنگ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے۔

ایثار اور رمضان المبارک

قربانی اور ایثار کا جذبہ ہر ملک اور ہر قوم میں پایا جاتا ہے مگر اس سلسلہ میں ہمارا معیار سب سے اونچا ہونا چاہیئے ورنہ دلوں کی زمین میں نیک تغیر پیدا کرنے کے لئے ہمارے پاس اور کون سے ظاہری ذرائع یا سامان ہیں ؟ مگر قربانی اور ایثار کی یہ غیر معمولی روح ہمارے اندر محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ مگر حضرت اللہ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے بھی خاص دن یا مواقع ہوا کرتے ہیں ہیں اور رمضان مبارک جو قریب سے قریب تر آ رہا ہے اس مقصد کے حصول کے لئے ایک بہترین موقعہ ہے۔ اور یہ مبارک ایام اپنے اندر "ایثار" کا بہترین سبق بھی رکھتے ہیں۔ اسلئے یہ ہماری بڑی ہی خوش بختی ہوگی کہ ان ایام سے کما حقہٗ مستفیض ہونے کے لئے ابھی سے تیاری کی توفیق مل جائے۔

(نائب قائد ایثار)

داخلہ ٹریکٹر ڈرائیور سکول لائلپور

عرصہ کورس ۔ ۲ ماہ ۔ قابلیت مڈل پاس نیز ٹریکٹر کلینر یا گریزر دو سال تک رہا ہو
درخواست وصولی کی آخری تاریخ ۱۰؍ا ۔ ر پ ۔ ٹ ۲۲ (۳۰۔۱۱۔۶۶)

(ناظر تعلیم)

جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں کی مخلصانہ پیشکش

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے حالیہ سفر سندھ کے دوران بشیر آباد اسٹیٹ سے ناصر آباد تشریف لے جاتے ہوئے احباب جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں کی درخواست کے مطابق ان کے ہاں تشریف لے گئے جہاں حضور نے ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب احباب میں قیام فرمایا۔ اس جماعت کے احباب نے اس خوشی کے موقع پر یہ فیصلہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے طور پر فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے اپنی موجودہ رقم سے ایک تہائی سے زائد رقم جو ان کے ذمہ ۳۰؍اپریل ۱۹۶۸ء تک قابل ادا ہے حضور کی کوٹ احمدیاں میں آمد پر حضور کی خدمت میں پیش کر دیں۔ اس جماعت کا کل وعدہ ۳۶۰۵/- روپیہ کا ہے۔ اس میں ۲۷۰/- پہلے ادا ہو چکا تھا۔ ایک ہزار روپیہ انہوں نے اس موقع پر جمع کر کے حضور کی خدمت میں پیش کر دیا۔ جس پر حضور نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے ان کے لئے دعا فرمائی۔ اس طرح یہ جماعت اپنے موجودہ عطیہ کے ایک تہائی سے زائد رقم ادا کر کے سال اوّل کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے احباب کی قربانی کو قبول فرمائے اور دوسری جماعتوں کے احباب کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے وعدوں کی جلد ادائیگی کر سکیں۔ آمین۔

سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی تنخواہ کا کیس عرصہ سے زیر غور ہے۔ بزرگان سلسلہ سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار منیر احمد۔ زعیم حلقہ مسجد خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

۲۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ سے علیل ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

(مجید احمد سیالکوٹی جامعہ احمدیہ ربوہ)

۴ سے جو جماعتی خلا پیدا ہو رہا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نہایت احسن طور پر پُر فرما دے۔ آمین۔

(نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور نفوس کا تزکیہ کرتی ہے۔

تدابیر روک تھام وبائی انفلوئنزا

مغربی پاکستان میں آجکل موسم سرما کا آغاز ہے اور انفلوئنزا کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ لہذا ذیل میں چند ایک تدابیر درج کی جاتی ہیں جن پر عمل کرنے سے احباب بہت حد تک اس مرض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ انشاء اللہ وھو الشافی۔ یہ تدابیر چیف میڈیکل آفیسر صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ کی تجویز کردہ ہیں۔

۱۔ تھکاوٹ پیدا نہ ہونے دی جائے۔ یعنی ایسا کوفت والا کام نہ کیا جائے۔ جس سے جسم میں تھکاوٹ پیدا ہو۔ کیونکہ تھکاوٹ سے جسم کی دفاعی طاقتیں کم ہو جاتی ہیں۔ اور یہ مرض جلد حملہ کر دیتا ہے۔

۲۔ کسی جگہ ہجوم نہ ہونے دیا جائے۔ ہجوم میں ایکدوسرے کے سانس سے مرض کے پھیلنے میں بہت مدد ملتی ہے۔

۳۔ روزانہ دارچینی کا قہوہ استعمال کیا جائے۔ ۴۔ اسپرین کا استعمال دن میں دو مرتبہ کیا جائے

۵۔ کونین یا پلوڈرین کا استعمال دن میں دو مرتبہ کیا جائے۔ کیونکہ اس سے ملیریا کے مرض سے حفاظت ہوتی ہے۔ اور جس کو ملیریا ہو اسکو انفلوئنزا کا مرض بہت جلد لگ جانے کا ڈر ہوتا ہے۔

خوراک دوا

	اسپرین	کونین	یا پلوڈرین
الف۔ دو تا پانچ سال عمر تک	پانچ گرین کی ½ گولی دن میں دو بار	پانچ گرین کی ½ گولی دن میں دو بار	ایک گولی روزانہ
ب۔ پانچ تا بارہ سال عمر تک	پانچ گرین کی ½ گولی دن میں دو بار	پانچ گرین کی ½ گولی دن میں دو بار	ایک گولی روزانہ
ج۔ بارہ سال کی اور پر کی عمر کیلئے	پانچ گرین کی ایک گولی دو بار روزانہ	پانچ گرین کی ایک گولی دو بار روزانہ	دو گولی روزانہ

۶۔ جب انفلوئنزا کی ابتدائی علامات یعنی چھینکیں آنا۔ کمر اور سر میں درد ہونا۔ گلے میں درد ہونا ظاہر ہوں تو فوراً بستر پر لیٹ جانا چاہیئے اور ہسپتال سے دوائی منگوا کر استعمال کرنی چاہیئے۔

۷۔ جن کو خدانخواستہ انفلوئنزا کی بیماری شروع ہو جائے۔ ان کو احتیاط کرنی چاہیئے۔ ہجوم کی جگہ نہ جائیں۔ اور منہ پر رومال یا کپڑا رکھیں۔ تا دوسروں کو یہ مرض نہ لگ جائے کیونکہ یہ مرض سانس کے ذریعہ پھیلتی ہے۔

(عبد الشکور اسلم مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

ستمبر میں قیادت ایثار کے سالانہ پروگرام کی روشنی میں ایک سوالنامہ تیار کر کے جملہ مجالس کو بھجوایا گیا تھا تاکہ سارے سال کے معین اعداد و شمار کا گذشتہ سالوں کے اعداد و شمار سے مقابلہ کر کے سال وار رفتار ترقی کا جائزہ لیا جا سکے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اکثر مجالس نے تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اب اس سلسلہ میں مزید گذارش یہ ہے کہ معین اعداد و شمار ریکارڈ کرنے کا سلسلہ رواں سال سے ہی انتظام فرمایا جائے تاکہ آنے والے اجتماع پر سہولت رہے نیز ماہوار رپورٹ میں ان کا اندراج فرما دیا جایا کرے۔ جزاکم اللہ

(نائب قائد ایثار)

جماعت احمدیہ لاہور کی قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ لاہور کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ ۲۵-۱۱-۶۶ بعد نماز جمعہ مسجد دارالذکر لاہور میں منعقد ہوا جس میں باتفاق مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

۱۔ جماعت احمدیہ لاہور مکرم مولوی شیخ عبد القادر صاحب کی ناگہانی وفات پر گہرے رنج اور دلی افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مولوی صاحب سالہا سال تک بطور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ شہر لاہور میں متعین رہے۔ اپنے علم خلوص اور خوش اخلاقی کے باعث نہایت ہر دلعزیز تھے۔ جماعت ہذا دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں نہایت اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی وفات

میکسی پاک ۶۵ گندم کی قسم کے بیج کی افزائش کے لئے ہدایات!

گندم کی ۹۰ من فی ایکڑ سے زائد پیداوار دینے کی صلاحیت رکھنے والی قسم میکسی پاک ۶۵ نے جو مختلف آب و ہوا میں مطابقت پذیری اور اچھا بڑھنے پھلنے کی صلاحیت کی حامل ہے، نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے گندم مہیا کرنے والے دوسرے ملکوں مثلاً میکسیکو، عراق، ایران اور ہندوستان میں بہت زیادہ پیداوار دی ہے ان ملکوں میں اس کی کاشت ابھی تک مختلف تجرباتی مرحلوں پر ہے لیکن پاکستان میں اس پر پیداوار، معیار اور بیماریوں سے مدافعت کے لئے نہایت اچھی طرح کامیاب تجربے کئے جا چکے ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کا بیج جتنی جلد ہو سکے جلدی پھیلا کر بڑھایا جائے کیونکہ پیداوار اور معیار کی حامل یہ قسم قومی اوسط پیداوار کو تین گنا بڑھائے گی۔ اور عوام کے لئے قابل قبول ہوگی۔

اس وقت یہاں میکسی پاک ۶۵ کے بیج کی مقدار محدود ہے اگرچہ کوئی ۸۰ ٹن بیج اس سال میکسیکو سے درآمد کیا گیا ہے اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ بعض خاص طریقوں اور بھرپور کوشش کر کے اس کا بیج بڑھایا جائے۔

میکسی پاک ۶۵ کے بیج کو بڑھانے کے لئے حکومت نے ایک طرف تو موسم گرما میں پہاڑی علاقوں میں اس کی افزائش کا انتظام کیا ہے اور باہر سے بھی بیج درآمد کیا ہے اور دوسری طرف یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو لوگ سفارش کردہ خاص طریقوں پر عمل کر کے میکسی پاک ۶۵ کے بیج کی فوری افزائش کرنا چاہیں انہیں محکمہ زراعت کے عملے کی وساطت سے ہر ممکن فنی امداد دی جائے گی۔ مغربی پاکستان کے تمام زرعی تحقیقاتی اداروں میں کئے جانے والے تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ جا ہے میکسی پاک ۶۵ کو دو فٹ چوڑی قطاروں میں کاشت کیا جائے اور فی ایکڑ صرف ۲۰ پونڈ کے حساب سے بیج ڈالا جائے تب بھی فی ایکڑ تیس پینتیس من پیداوار دے سکتی ہے۔ تاہم پچھلے سال دو ایکڑ کے ایک پلاٹ میں صرف ۱۸ پونڈ فی ایکڑ کے حساب سے بیج ڈالنے سے بھی ۴۰ من فی ایکڑ اوسط پیداوار حاصل ہوئی۔

میکسی پاک کے بیج کی موجودہ مقدار کو اگر اس سال دو فٹ چوڑی قطاروں میں ۲۰ پونڈ فی ایکڑ بیج کی شرح کے حساب سے کاشت کیا جائے تو اسے آٹھ ہزار آٹھ سو ایکڑ رقبے پر کاشت کیا جا سکتا ہے جس سے ۳۰ من فی ایکڑ اوسط پیداوار کے حساب سے ۱۹۶۷-۶۸ء کی فصل کے لئے دو لاکھ ۶۴ ہزار من بیج حاصل ہو سکے گا۔ اس کے علاوہ کاشتکاروں کی زمینوں پر کئے جانے والے مختلف تجربات سے بھی کوئی ۱۴ ہزار من بیج حاصل ہوگا۔ اگر اس سارے بیج کو ایک من فی ایکڑ کے حساب سے ۱۹۶۸-۶۹ء کی ربیع کی فصل کے لئے استعمال کیا جائے تو دو لاکھ اسی ہزار ایکڑ رقبہ زیر کاشت آئے گا۔ جس سے ۳۳ من فی ایکڑ اوسط پیداوار کے حساب سے ۹۲ لاکھ ۴۰ ہزار من بیج حاصل ہو سکے گا۔ اس کے علاوہ اتنی ہی صلاحیت کی حامل گندم کی دو اور اقسام پنجاب ۶۲ اور لرما راجو ۶۴ کی کاشت بھی کوئی دو سال تک عام ہو جائے گی اس طرح منصوبے کی مدت سے ایک سال قبل ہی ملک خوراک کے معاملے میں خود کفیل ہو جائے گا۔ یہ عظیم انقلاب صرف اسی صورت میں برپا ہو سکتا ہے جب حکومت کے کارندے اور کاشتکار تعاون کا بہترین مظاہرہ کریں۔

۱۹۶۶-۶۷ء کے دوران میکسی پاک کے بیج کو بڑھانے کے لئے سفارشات

زمین کی تیاری

(۱) زمین میں اچھی طرح ہل چلا کر اسے خوب باریک کر لیا جائے اس سے ایک تو زمین کے پانی جذب کرنے کی صلاحیت بڑھتی ہے جو پودوں کی بہتر نشو و نما اور جڑوں کی نشو و نما کے لئے ضروری ہے اور بیج کو یکساں طور کاشت کرنے میں بھی آسانی رہتی ہے کھیت میں بار بار ہل چلا کر پچھلی فصل کے ٹکڑوں اور دوسرے بچے کھچے حصوں کو تلف کر دینا چاہئے۔

(۲) آب پاشی کے پانی کی ٹھیک تقسیم اور نشیبی علاقوں میں نمکیات کو جمع ہونے سے روکنے کے لئے کھیت کی سطح کو ہموار کرنا ضروری ہے۔ ہل چلانے کے بعد سہاگہ چلانے سے کھیت کی سطح کو ہموار بنایا جائے۔ زیادہ غیر ہموار کھیتوں کے لئے زمین کو ہموار کرنے والے دوسرے آلات اور کراہ استعمال کرنا چاہئے۔

بجائی کا وقت۔

نومبر کے سارے مہینے ہی اس کی کاشت کی جا سکتی ہے۔ لیکن پہلے دو ہفتے اس کی کاشت کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔

بیج کی گہرائی۔

بیج کو ڈیڑھ انچ سے اڑھائی انچ گہرائی تک کاشت کریں۔

بیج کی شرح۔

ایک ایکڑ کے لئے دس سیر بیج کافی ہے۔

طریقۂ کاشت

اگر اسے ربیع ڈرل سے کاشت کیا جائے تو نمو یکساں اور زیادہ فی صد ہوتی ہے۔ چونکہ اس کے بیج کی شرح کم ہوتی ہے اس لئے اس کے بیج احتیاط سے گرانے چاہئیں بیلوں کے ذریعے ربیع ڈرل استعمال کرنے کی صورت میں دونوں مرکزی قطاریں خالی اور باہر والی رہنے دیں۔ اس طرح کاشت کی جانے والی قطاروں کا درمیانی فاصلہ دو فٹ ہو جائے گا۔ اسی طرح ٹریکٹر کے ذریعہ ربیع ڈرل استعمال کرنے کی صورت میں قطاروں کا درمیانی فاصلہ اتنا ہی رکھا جا سکتا ہے

کھاد کی مقدار اور اس کا صحیح استعمال:۔

زمین کی زرخیزی، مٹی اور فصلوں کے ہیر پھیر کی بنیاد پر ۴۰ - ۸۰ سے ۴۰ - ۴۰ ایک نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاشیم کھاد استعمال کرنے سے میکسی پاک سے بہت زیادہ پیداوار ملی ہے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل سفارش کی جا سکتی ہے

۱۔ اگر گندم یا کپاس کے بعد زمین کو خالی چھوڑ کر کاشت کی جاتی ہے تو ۴۰ — ۱۱۵ نائٹروجن فی سفورس اور پوٹاشیم،

۲۔ دھان، کپاس یا مکئی کے بعد خالی چھوڑے بغیر ۔۔۔ ۴۰ — ۱۳۸

۳۔ برسیم یا سبز کھاد کے بعد ۔۔۔ ۴۰ - ۹۲ - ۔۔۔۔۔۔۔

آب پاشی:۔

پکنے کے وقت تک فصل کے لئے مناسب وقفوں سے پانچ سے چھ آب پاشیاں کافی ہیں تاہم آب پاشی کی تعداد کا دار و مدار موسم سرما کی بارش، زمین کی ساخت اور موسمی حالات پر بھی ہے بہر حال اٹھنے کی نشو و نما کے مرحلے پر فصل کو پانی دینا نہایت ضروری ہے ۔۔۔ زراعت نامہ

سونے کی گولیاں

پیشاب کے امراض ناسقیٹ، البیومن اور نسو کے لئے نافع جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ ایک ماہ کورس سولہ روپے

طبیہ عجائب گھر امین آباد

ضلع گوجرانوالہ

سانگلہ ہل کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم صوفی سمیع اللہ صاحب سیکرٹری مال

سانگلہ ہل

سے طلب کریں۔ (مینیجر)

رمضان المبارک یا ماہ نزول القرآن

تاج کمپنی لمیٹڈ ہر سال ماہ رمضان المبارک کی خوشی میں اپنے ہاں کے طبع کردہ قرآنوں کے ہدیوں میں خاص رعایت دیتی ہے چنانچہ اس سال بہ نسبت گزشتہ سالوں کے اس رعایت میں اضافہ کر دیا ہے یہ رعایت یکم دسمبر ۶۶ء سے شروع ہو کر ۳۱ جنوری ۶۷ء تک جاری رہے گی ہم نے تمیں مختلف اقسام کے قرآنوں کے نمونوں کے ایک ایک ورق کا مجموعہ تیار کر دیا ہے۔ آپ نمونوں کا مجموعہ ایک کارڈ بھیج کر مفت منگوا لیں۔ اس سے آپ کو اپنے لئے قرآن پاک کا انتخاب کرنا بڑا آسان ہوگا

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کو جماعت کے نامور اہل قلم حضرات کا تعاون حاصل ہے اہم علمی اور تربیتی مضامین سے آپ بھی فائدہ اٹھائیں

(قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

محض زبان سے یہ کہنا کہ ہم ساری دنیا میں اسلام پھیلائیں گے نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا

صحابہؓ ہر وقت دین کی خدمت کے لئے کمربستہ رہتے تھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ ترقی کے لئے ذہنی اور خیالی پروازی ہی نہیں بلکہ عملی پروازی کی ضرورت ہے مزید فرماتے ہیں:۔

"اب غور سوچو کہ صحابہؓ نے کیسی شاندار قربانیاں کی تھیں انہوں نے رات دن خدا کے دین کی خدمت کی۔ اور ان کی اس دینی خدمت میں نہ ان کی تجارت روک بنتی تھی نہ ان کی ملازمت روک بنتی تھی اور نہ ان کی زمینداری روک بنتی تھی وہ ہر وقت دین کی خدمت کے لئے کمربستہ رہتے تھے اور دن رات دین کی خاطر قربانیاں کرتے تھے اور بے دریغ اسلام کے لئے جانیں دیتے تھے۔ دین کی راہ میں ان کے قریبی رشتہ دار مرتے تھے تو گو بشریت کے تقاضا کے ماتحت انہیں غم بھی ہوتا تھا مگر ساتھ ہی انہیں اس لحاظ سے خوشی بھی ہوتی کہ ان کے عزیزوں کو شہادت کا مقام حاصل ہوا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضرت سعد بن معاذؓ ایک نہایت مقرب صحابی تھے جنگ احد میں انہوں نے بڑی قربانیاں کی تھیں جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے بعد مدینہ کی طرف واپس تشریف لا رہے تھے تو حضرت سعد بن معاذؓ اس فخر سے کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ واپس مدینہ میں لا رہے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اونٹنی کی باگ پکڑ کر آگے آگے چلے آرہے تھے اسی جنگ میں ان کے بھائی عمرو بن معاذ شہید ہوئے تھے جب مدینہ کے نزدیک پہنچے تو مدینہ کی عورتیں بھی دور تک آپؐ کے استقبال کے لئے پہنچ چکی تھیں اور جو عورتیں بوڑھی اور کمزور تھیں وہ مدینہ سے نکل کر آ رہی تھیں جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کے پاس پہنچے تو حضرت سعد بن معاذ نے جو آپؐ کے آگے آگے جا رہے تھے اپنی بوڑھی والدہ کو آتے دیکھا مگر بڑھیا محبت کے اس جوش اور شکر سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو چکے ہیں مدینہ سے نکل آئی تھی۔ جب سعد بن معاذؓ نے اپنی والدہ

کو دیکھا تو کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری ماں! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری ماں! رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی کو ٹھہراؤ۔ آپؐ نے اس بڑھیا سے مخاطب ہو کر فرمایا بی بی افسوس ہے تمہارا جوان بیٹا لڑائی میں شہید ہو گیا ہے۔ مگر وہ بڑھیا جو اس سے پیشتر کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھے آپؐ کی شہادت کی خبر سنکر مغموم تھی اور اب وہ آپؐ کو دیکھ کر ہر قسم کے غم بھلا چکی تھی۔ اس نے اپنی پتھرائی ہوئی آنکھوں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا شروع کیا۔ اور پھٹی پھٹی آنکھیں آپؐ کے چہرہ پر گاڑ دیں وہ اسطرح دیکھ رہی تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بی بی مجھے افسوس ہے کہ تیرا نوجوان بچہ لڑائی میں شہید ہو گیا ہے بڑھیا نے جو جواب دیا وہ کیا اخلاص بھرا فقرہ ہے

بڑھیا نے کہا یا رسول اللہ! بھی دیکھئے آپؐ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ میرے لئے اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کونسی ہو سکتی ہے کہ آپؐ زندہ واپس تشریف لے آئے ہیں میرا بیٹا شہید ہو گیا ہے تو کیا ہوا جب آپؐ زندہ ہیں تو مجھے کسی چیز کا غم نہیں۔ اب دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو اس بڑھیا کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا کہ تمہارا نوجوان بچہ شہید ہو گیا مگر وہ خفگی کا اظہار کرتی ہے اور کہتی ہے یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) آپؐ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ میرا بیٹا شہید ہو گیا تو کیا ہوا جب آپؐ زندہ واپس تشریف لے آئے ہیں تو مجھے کس بات کا غم ہے۔

یہ قربانیاں تھیں جو صحابہ نے کیں جب یہ جذبات تمہارے اندر بھی پیدا ہو جائیں گے تو بلند پروازیاں جائز ہو سکتی ہیں ورنہ نہیں۔ اگر خیالی بلند پروازی ہی ہو تو تمہارا زبان سے یہ کہتے رہنا کہ ساری دنیا میں اسلام پھیلائیں گے نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا"

(الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۶۱ء)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پراگ ۳ دسمبر۔ چیکوسلوواکیہ نے بے حد آسان شرائط پر کراچی میں فولاد کا کارخانہ تعمیر کرنے کی پیشکش کی ہے مجوزہ کارخانے کے پہلے مرحلہ کی تکمیل پر دو لاکھ اسی ہزار ٹن سالانہ فولاد تیار کیا جا سکے گا لیکن پورے کارخانہ کے مکمل ہونے کے بعد ہی لاکھ ٹن سالانہ فولاد تیار کیا جا سکے گا۔

پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے لیڈنگ نامہ نگار نے پراگ سے ایک خبر میں بتایا ہے مجوزہ سٹیل ملز کے منصوبہ کے متعلق رپورٹ چیکوسلوواکیہ کے سب سے بڑے فولاد کے سرکاری ادارے "ونکو والس سٹیل" نے تیار کی ہے یہ ادارہ دنیا بھر میں شہرت رکھتا ہے۔

چیکوسلوواکیہ کی پیشکش میں مالی امداد بھی شامل ہے۔ خیال ہے کہ رپورٹ کی چھان بین مکمل ہونے پر پاکستان اور مذکورہ ادارے کے نمائندوں کے درمیان تفاصیل طے کرنے کے لئے باقاعدہ بات چیت شروع ہو جائے گی۔

● لاہور ۳ دسمبر: مغربی پاکستان اسمبلی نے مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے رکن مخدوم شمس الدین گیلانی کی تحریک استحقاق بارہ ارکان پر مشتمل ایک خاص کمیٹی کے سپرد کر دی ہے جو تحریک کے قانونی اور دانتعاتی پہلو پر غور و خوض کے بعد دس دن کے اندر اپنی رپورٹ ایوان کے سامنے پیش کرے گی۔ تحریک استحقاق کا مقصد گیلانی صاحب پر مسٹر یزدانی ملک کے حملے سے پیدا شدہ صورت حال کو زیر بحث لانا اور ایوان کے وقار کے سوال پر ضروری کارروائی کرنا ہے۔

●۔ کراچی ۳۔ دسمبر۔ صدر ایوب نے کل شام کراچی کے ایوان صدر میں کولمبو منصوبہ کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہونے والے وفود کے اعزاز میں استقبالیہ دعوت دی۔ اس میں متعدد ممالک کے وزراء اور سفیر شریک ہوئے جو ۲۴ رکن ممالک کے وفود کی قیادت کر رہے ہیں کمیٹی کا سترھواں اجلاس کل ختم ہو گیا۔

●۔ لاہور ۳ دسمبر۔ ایوان تجارت و صنعت لاہور نے حکومت سے کہا ہے کہ وہ بڑے زمینداروں کو اپنے غلے کے ذخیروں کا اعلان کرنے پر مجبور کرے جنہوں نے بھاری مقدار میں غلہ جمع کر رکھا ہے اور قیمت میں مزید اضافہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایوان تجارت و صنعت کی مجلس عاملہ نے آج یہاں ایک قرارداد منظور کی جس میں زرعی اشیاء کی قیمتوں میں حد سے زیادہ اضافے کو روکنے کے لئے بہت سے اقدامات تجویز کئے گئے ہیں۔ مجلس عاملہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مہنگائی کا جنگی بنیادوں پر تدارک کیا جائے اور ذخیرہ اندوزی روکنے کے لئے سخت اقدامات کئے جائیں مجلس عاملہ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ شہری علاقوں میں دوبارہ راشن بندی کی جائے تاکہ عام آدمی کو اعلیٰ گندم یا آٹا مقررہ قیمت پر دستیاب ہو سکے۔

● نواب شاہ ۳ دسمبر۔ صدر ایوب نے اعلان کیا ہے کہ وہ بیس سال کی مدت کے لئے صدر بننے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے انہوں نے کہا کہ ملک کا ایک آئین ہے جس کے مطابق ہر پانچ سال کے بعد انتخاب ہونا چاہئے۔

صدر پاکستان کل صبح پونے ۹ بجے کراچی سے یہاں پہنچنے پر بنیادی جمہوریتوں کے اراکین قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبروں ممتاز شہریوں اور حکام سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے عوام کو تلقین کی کہ وہ انہیں بیس سال کی مدت کے لئے صدارت کی پیشکش کر کے اپنے حق سے محروم نہ ہوں۔ صدر ایوب نے ان خیالات کا اظہار اس وقت کیا جب بنیادی جمہوریت کے ایک رکن نے کھڑے ہو کر ان سے درخواست کی کہ وہ بیس سال کی مدت کے لئے ملک کا صدر بننا منظور کر لیں اس قسم کی تجویز پہلے بھی پیش کی جا چکی ہے۔

● قاہرہ ۳ دسمبر:۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے قاہرہ کے جامعۃ الازہر میں کوئی ۵۰ غیر ملکی طالب علموں کو مظاہرے کرنے پر گرفتار کر لیا گیا۔ انہوں نے ہوسٹل کی کھڑکیاں اور فرنیچر توڑ پھوڑ دیا تھا۔ گرفتار شدگان میں بیشتر افریقی ایک بھارتی اور ایک برمی طالب علم ہے۔